ایک ایک پائی کا حساب دینا ہے۔ اپنی دولت کو اسراف، تبذیر، بھانڈوں، ہجڑوں اور طوائفوں کی راہ میں برباد کر کے حساب دینا بڑا مشکل ہوگا۔ دولت اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اسے جس طرح فراخدلی سے اپنے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح انفاق فی سبیل اللہ میں بھی کریں تو عاقبت میں اس کا اجر وثواب بھی ملے گا اور جواب دہی بھی آسان ہوگی۔ وما توفیقی الا باللہ

مہیا سب سامان ملکی اور مالی تھے　　　سکندر جب چلا دنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے

پس منظر

یہودیوں کا پسندیدہ شاپنگ سنٹر

یہودیوں سے اہل امریکہ اس قدر خائف ہوئے کہ انہوں نے یہ بلا اپنے گلے سے اتار کر مسلمانوں کے گلے میں ڈال دی اور ایک نام نہاد یہودی ریاست ارض فلسطین میں قائم کر دی، حالانکہ 1914ء میں یورپی برادری کا متفقہ فیصلہ ہوا تھا کہ یہودیوں کو جنوبی افریقہ کے ساحلوں پر آباد کیا جائے .... مگر 1940ء کے بعد برطانیہ نے بھی یہی کہنا شروع کر دیا کہ وہ ارض فلسطین پر یہودیوں کی ایک نوزائیدہ مملکت کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ وہ دن .... اور آج کا دن ... فلسطینی قوم اپنے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات کی صورت میں بھگت رہی ہے۔ ان کی تیسری نسل خیمہ بستیوں میں جنم لے کر جوان ہو رہی ہے اور اب بھی ان کی قسمت کے ستاروں کے مقدر میں کوئی آسمان نہیں۔

یہودیوں کے بھی تو دستور نرالے ہیں۔ وہ مسلمان کو خریدتا ہے تو اس بیچارے کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ کس کس کے آگے بک گیا ہے، وہ سات سات واسطے درمیان میں ڈال کر منہ مانگا ریٹ لگا کر ہر کسی کو ہر وقت اپنے مقصد کیلئے استعمال کرتا رہتا ہے۔ دنیائے اسلام میں سے کسی چیز کی جب چاہے وہ شاپنگ کرتا رہتا ہے۔ ہم اس سرور میں رہتے ہیں کہ آزاد ہیں، خود مختار ہیں، اپنے ملک میں رہتے ہیں، مگر .. یہ نہیں جانتے کہ یہ آزادی نہیں، خود مختاری نہیں، ایک تہمت ہے ؎

ناحق ہم مجبوروں پہ تہمت ہے مختاری کی　　　جو چاہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا

(بشکریہ روزنامہ ''خبریں'' لاہور: تحریر: ڈاکٹر سلیمان عبداللہ)